محمد اقبال مجددی

مولوی شمس الدین مرحوم کے چند نادر مخطوطات

مولوی صاحب مرحوم کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ برصغیر یورپ، افغانستان اور ایران کے علمی حلقوں میں بھی مولوی صاحب متعارف تھے۔ غالباً ۱۹۶۳ء کی بات ہے راقم السطور آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ مولانا شبلی مرحوم کی ایک دو کتابوں کا مطالعہ کر کے مولانا شبلی کے شاگرد رشید مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم کی تصانیف کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ اس سلسلے میں مولانا سلیمان ندوی کی معرکۃ الآرا کتاب "خیام" کی تلاش میں نکلا۔ تاجروں نے مولوی شمس الدین صاحب کی دکان کا پتہ بتایا۔ میں اُن کے پاس گیا۔ مطلوبہ کتاب پوچھی۔ کتاب مولوی صاحب مرحوم کے ہاں بھی نہ تھی۔ لیکن انھوں نے بتایا کہ یہ کتاب عرصہ سے نایاب ہے۔ ہاں میرا ذاتی نسخہ موجود ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو دکھا سکتا ہوں۔ میرے لیے مولوی صاحب کا یہ جملہ نہایت ہی حیران کن تھا۔ ایک تاجر کتب اور ذاتی کتاب ..... غرض کئی سوالات لوحِ ذہن پر اُبھرے۔ مولوی صاحب کتاب لائے۔ میں اُسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ پھر مولوی صاحب مرحوم نے دار المصنفین اور ندوۃ المصنفین کی اہمیت پر نہایت مؤثر انداز میں گفتگو فرمائی۔ ان دونوں اداروں کے رسائل "معارف" اور "برہان" بھی نکال کر دکھائے اور ان میں سے بعض اہم مضامین کے حصے پڑھ کر بھی سنائے۔ راقم مولوی صاحب کی وسیع معلومات سے بے حد متاثر ہوا۔ یہ مرحوم ہی کے فیضِ صحبت کا اثر ہے کہ آج راقم 'معارف' اور 'برہان' کے ادنیٰ مضمون نگاروں میں شامل ہے۔

اس کے بعد راقم نے ہفتے میں ایک دن مولوی صاحب سے ملاقات کے لیے مختص کر دیا۔ یہ ہفت روزہ ملاقات، روزانہ کی حاضری اور پھر ہمہ وقت کی صحبت میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔

شعور کی آنکھیں ابھی نیم وا بھی نہیں ہوئی تھیں، بزرگوں سے گفتگو کے آداب سے بھی واقفیت نہ تھی کہ ایک دن مولوی صاحب مرحوم سے سوال کیا "حضرت! آپ کو کتابوں کا یہ شوق کس طرح

ہوا؟" انداز استفسار سے طفلانہ پن بھی عیاں تھا۔ مرحوم نے نہایت شفقت سے جواب دیا۔ "کتابوں سے سطحی لگاؤ تو تجارت کی وجہ سے تھا ہی۔ حضرت حافظ محمود خاں شیرانی مرحوم و مغفور کی صحبت نے نہ صرف اس لگاؤ کو جلا بخشی بلکہ اسے جنون میں بدل دیا۔"

مرحوم اپنے محسنین میں سے چوہدری محمد حسین مرحوم کا ذکر نہایت عقیدت سے کیا کرتے تھے۔ مرحوم پونچھ کے رہنے والے تھے اور کشمیر ہی کے کسی نقشبندی بزرگ سے بیعت ہوئے تھے ان کی درسی تعلیم گلستاں، بوستاں اور یوسف زلیخائے جامی سے آگے نہ تھی۔ فارسی بہ آسانی بول سکتے تھے۔ وسعتِ معلومات کا یہ عالم تھا کہ ایم۔ اے اور پی ایچ۔ ڈی کے طلبہ ان کی رہنمائی کو فخر سمجھتے تھے۔

مرحوم کی دکان ارباب علم و فضل کا مرجع تھی۔ راقم السطور کو حسب ذیل بزرگوں سے مولانا مرحوم ہی کی دکان پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان حضرات میں سے اکثر کے ساتھ نیازمندانہ تعلقات استوار ہو گئے۔

(۱) مولانا عبدالعزیز المیمنی (۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن بارکر کینیڈا (۳) کرنل عبدالعزیز مرحوم (۴) کرنل خواجہ عبدالرشید (۵) ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ (۶) ڈاکٹر پیر محمد حسن (۷) عندلیب شادانی مرحوم (۸) ممتاز حسن (۹) پیر حسام الدین راشدی (۱۰) ڈاکٹر وحید قریشی (۱۱) ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ (۱۲) پروفیسر محمد ایوب قادری (۱۳) احسان دانش (۱۴) حفیظ ہوشیارپوری (۱۵) حفیظ جالندھری (۱۶) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (۱۷) مولانا محمد عبدہٗ (۱۸) مولانا غلام رسول مہر (۱۹) مولانا عبدالحلیم چشتی (۲۰) مولانا سید شرافت نوشاہی (۲۱) حکیم محمد موسیٰ امرتسری (۲۲) پروفیسر منظور الحق صدیقی (۲۳) مفتی انتظام اللہ شہابی مرحوم (۲۴) سید محمد امیر شاہ قادری (۲۵) مولانا محمد سعید احمد نقشبندی (۲۶) حافظ محمد یوسف سدیدی (۲۷) سید انور حسین نفیس رقم خطاطین پاکستان (۲۸) مولوی مسعود الرحمٰن (۲۹) ڈاکٹر مس ممتاز طفیل۔

افسوس کہ دو روز کی مختصر علالت کے بعد ۱۱ر جنوری ۱۹۶۸ء / ۱۳۸۷ھ کو رات کے آخری حصے میں ان کی روح گلشنِ قدس کی جانب پرواز کر گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی رحلت کی خبرِ وحشت اثر سے ان کے دوستوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ۱۲ر جنوری کو ان کے کثیر تعداد دوستوں،

مدّاحوں اور عقیدت مندوں نے باچشم گریاں و دل بریاں حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری کے مزارِ اقدس کے قُرب میں ان کی میت کو سپردِ خاک کیا۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

مولوی شمس الدین صاحب کی وفات حسرت آیات پر بہت سے شعرا نے تاریخیں کہیں اور مرثیے لکھے۔ ذیل میں مولانا محمد حسین عرشی امرتسری کا ایک قطعہ تاریخ نقل کیا جاتا ہے:

آں شمس دین ز ملکِ جہاں رخت بست وائے — دردہر خازنِ کتب نادرہ شہیر

ہاتف بگفت "گشتہ نہاں شمس علم ہائے" — از بہر سالِ رحلت او از زبانِ غیب

۱۳۸۷ھ

مرحوم کے کتب خانے میں تقریباً دو سو مخطوطات اور تین ہزار کے قریب نادر مطبوعات تھیں یہ تمام مخطوطات مرحوم کی وفات کے بعد کراچی میوزیم میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔ اس قسط میں جن مخطوطات کا مختصر سا تعارف کروایا گیا ہے۔ بجز چند رسائل کے وہ سب غیر مطبوعہ ہیں۔ اس کے علاوہ فن خوش نویسی کے اعتبار سے چند نہایت نادر مخطوطات بھی تھے جن کا تعارف علیحدہ مقالہ کی صورت میں کروایا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

شجرۃ الانوار فخری مؤلفہ مولانا رحیم بخش فخری دہلوی مرید شاہ فخر الدین دہلویؒ۔

ابتدا یوں ہوتی ہے: "بسم اللہ ..... حمد بے قیاس مر صانعی را کہ اوّل عاشقان و در نارِ عشق از جلوۂ جمال برق مثالش مانند ..... الخ

یہ کتاب ۳۲ تجلی (ابواب) پر مشتمل ہے۔

(۱) دربیان احوال حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفےٰ ؐ (۲) احوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم (۳) خواجہ حسن بصری (۴) خواجہ عبدالواحد بن زید (۵) خواجہ فضیل بن عیاض (۶) سلطان ابراہیم ادھم (۷) سدید الدین حذیفۃ المرعشی (۸) خواجہ امین الدین بن ہبیرۃ البصری (۹) خواجہ مختار دینوری (۱۰) خواجہ ابو اسحاق چشتی (۱۱) خواجہ ابو احمد چشتی (۱۲) خواجہ ابو محمدؒ ابن ابی احمد (۱۳) خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی (۱۴) خواجہ قطب الدین مودود چشتی (۱۵) خواجہ حاجی شریف (۱۶) خواجہ عثمان ہارونی (۱۷) خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (۱۸) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (۱۹) خواجہ

فریدالدین شکر گنج (۲۰) خواجہ نظام الدین اولیا (۲۱) خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی (۲۲) خواجہ کمال الدین معروف بہ علامہ رضی (۲۳) خواجہ سراج الحق والدین (۲۴) خواجہ علم الحق والدین (۲۵) شیخ محمود عرف شیخ راجن (۲۶) شیخ جمال الدین (۲۷) شیخ حسن محمد (۲۸) مظہر اللہ الصمد شیخ محمد (۲۹) شیخ یحییٰ مدنی (۳۰) شاہ کلیم اللہ شاہجہاں آبادی (۳۱) مولانا نظام الدین اورنگ آبادی (۳۲) مولانا فخر الدین دہلوی ؒ۔

شجرۃ الانوار کا سالِ تکمیل ۹ محرم ۱۲۳۲ھ ہے۔ مؤلف خود لکھتے ہیں

ز می نویسم ایں سخن ای ذولباب ز یکہزار دو صد و سی و دویم
در محرم ماہ و تاریخ نہم ز شجرۃ الانوار را کرم تمام ز

ترقیمہ کاتب:

بندہ باسم مرزا بیدار بخت ابن شاہ عالم بادشاہ از نزد میاں رحیم بخش معرفت مرزا جمشید بخت طلبیدہ بخط ناقص خود نقل نمودہ بوقت یکنیم پاس روز باقی ماندہ روز دوشنبہ تاریخ اول ماہ جمادی اول سنہ بیست وسیوم محمد اکبرشاہ بادشاہ باتمام رسانید ...."تعداد اوراق ۹۴۴ سطور فی ورق ۱۳، تقطیع ۶" × ۱۰$\frac{3}{4}$"

شجرۃ الانوار کا ایک قلمی نسخہ پروفیسر خلیق احمد نظامی علی گڑھ کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔

تذکرۂ نور نامہ مؤلفہ بابا نصیب الدین سہروردی کشمیری متوفی ۱۰۴۷ھ۔ سالِ کتابت ۱۱۳۴ھ اوراق ۳۸۴ سطور ۱۵، تقطیع ۱۰ ۱/۴" × ۸ ۱/۸"

اس میں بابا نورالدین ولی ریشی کے مفصل حالات کے علاوہ حسب ذیل بزرگانِ کشمیر کا تذکرہ کیا گیا ہے: (۱) بابا بام الدین (۲) بابا زین الدین (۳) بابا لطف الدین (۴) بابا ناصر الدین (۵) بابا رجب الدین (۶) بابا شکرالدین (۷) بابا لطیف الدین اور ان کے خلفا (۸) بابا نوروز ریشی (ملک سیف الدین، مرزا حیدر کاشغری) (۹) شیخ حمزہ اور ان کے خلفا اور ان کے ملفوظات وغیرہ۔

اس کے حسب ذیل خطی نسخے دریافت ہو چکے ہیں:

(۱) ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ ناقص الاول و لبعد (۲) نسخۂ آڈنبرگ (۳) نسخۂ انڈیا آفس مکتوبہ اٹھارویں صدی عیسوی ؎۱ (۴) نسخۂ پنجاب پبلک لائبریری لاہور (ناقص الاول) (۵) نسخۂ پنجاب یونیورسٹی

؎۱ - Storey Vol. 1. Part II P. 995

لائبریری ذخیرۂ شیرانی۔

مولوی شمس الدین مرحوم کا یہ نسخہ مذکورۂ بالا تمام نسخوں سے زیادہ قدیم، اہم اور مکمل ہے۔

شرح فصوص الحکم (فارسی) سالِ کتابت ۱۳۰۶ھ کاتب عبداللطیف شاہ جہان آبادی۔ بخطِ نستعلیق، اوراق ۳۲۴ سطور ۱۷ تقطیع ۱۲/۸" × ۱۴/۱۱"۔

فصوص الحکم شیخ محی الدین ابن عربی متوفیٰ ۶۳۸ھ کی تصنیف ہے۔ یہ شرح شیخ محب اللہ الہ آبادی متوفیٰ ۱۰۵۸ھ کی ہے[1]۔

شرح القصیدۃ الخمریہ (عربی) اوراق ۳۰۴ سطور ۲۰ تقطیع ۵/۸" × ۱۰/۹"

بیان الاسرار فی شرح القصیدۃ للشیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ، شارح مولانا ابوالفرج محمد فاضل الدین بٹالوی[2] متوفیٰ ۴ ذی الحج ۱۱۵۱ھ بخطِ غلام رسول مرید مولانا بٹالوی۔

غایت الحواشی بر شرح الوقایہ (عربی) [حدود ۱۱۳۲–۱۱۳۴ ہجری)

محشّی مولانا محمد عنایت اللہ الحنفی القادری القصوری ثم اللاہوری المتوفیٰ ۱۱۴۱ھ

شارح علّام نے اپنا اور شرح کا نام اس طرح درج کیا ہے: "ابو المعارف محمد عنایت اللہ الحنفی القادری القصوری ثم اللاہوری الشطاری لما اشتغلت بعد تحصیل العلوم الرسمیہ بتزکیۃ النفس وتصفیۃ القلب منذ ثلثین سنہ ۔ ۔ ۔ ۔ بتعلیم قدوۃ الاولیاء ابونصر سید الیاس نوراللہ وجہہ بنور وجہہ الکریم و دام قرۃ عینہ بجمال ذاتہ القدیم ۔ ۔ ۔ ۔ فعلقت ہذہ البضاعۃ المزجاۃ علی شرح الوقایۃ عند قرا الولد العزیز محمد زاہد جعل اللہ وسیلۃ للطلبۃ فی الدرایۃ والروایۃ والہدایۃ وسمہ غایۃ الحواشی الخ (ورق اول)

---

[1] برائے شرح حال شیخ محب اللہ الہ آبادی رجوع کنید بہ

(۱) معارج الولایت ورق ۴۳۲ – ۴۷۲ نسخہ آذر دانش گاہ پنجاب (۲) مرأۃ الاسرار مؤلفہ عبدالرحمٰن چشتی۔ (۳) حدائق داؤدی قلمی مؤلفہ غلام عبدالقدوس ذخیرۂ شیرانی (۴) اقتباس الانوار مؤلفہ مولانا محمد اکرم براسوی مطبوعہ لاہور ۱۸۹۵ء متاخر تذکرہ نویسوں کا تقریباً یہی کتابیں مآخذ ہیں۔

[2] برائے شرح حال مولانا محمد فاضل الدین بٹالوی رجوع کنید بہ (۱) ارشاد المسترشدین مؤلفہ سید ظہور حسن قادری فاضلی مطبوعہ (۲) خزینۃ الاصفیاء ۱/۶۶۲ (۳) تذکرۂ علمائے ہند (۴) حدائق حنفیہ ۴۴۳ (۵) نزہۃ الخواطر ۶/۲۴۲ پنجاب میں اردو ص ۴۱

اوراق جلد اوّل ۳۸۱ سطور ۲۵ تقطیع ۸ ۳/۴"× ۱۱" - اوراق جلد دوم ۲۱۶ سطور ۲۴ تقطیع ۱۰"× ۲ ۱/۲"
بخطِ میاں محمد بن غلام حسین ساکن قریہ جرال بپاس خاطر استاذی غلام محی الدین قصوری ۱۲۶۹ھ ۱۲۸۸ھ
راقم السطور نے چکوال کے ایک نجی کتب خانہ میں غایۃ الحواشی کا ایک نادر خطی نسخہ دیکھا اس نسخہ کے اوراق کی تعداد قریباً ۸۰۰ تھی اور ایک ہی جلد میں تھا۔ ترقیمہ کاتب کی عبارت اس طرح ہے :

" کاتب الحروف کتاب غایۃ الحواشی حافظ اللہ یار ولد میاں بلند فقیر ساکن موضع صدوال روز شنبہ وقت پیشین تحریر یافت برای پاس خاطر میاں عبد الحکیم ولد میاں حافظ فتح نور جہوہ ۱۲۶۴ھ"[۱]

مولانا عبد الحی بن عبد الحلیم فرنگی محلی مرحوم نے مقدمہ عمدۃ الرعایۃ میں غایۃ الحواشی کا ذکر اس طرح کیا ہے:

" فانہ طالع حاشیۃ المسمّاۃ بغایۃ الحواشی فانہا فی مجلدین وھی مشتملۃ علیٰ فروع کثیرۃ ـ"[۲]

غایۃ الحواشی کے علاوہ مولانا عنایت اللہ کی حسب ذیل تصانیف بھی یادگار ہیں:[۳]

(۱) ملتقط الحقائق شرح کنز الدقائق (۲) رسالہ فی ہبۃ الطاعات من الصوم والصلوٰۃ (۳) " تنقیح المرام" فی مبحث الوجود ۱۱۱۰ھ (۴) مجموعہ عرفانی فی شرح مجموعہ سلطانی - اس کا قلمی نسخہ ذخیرہ شیرانی ۵۰۷، کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب میں موجود ہے۔

دیوانِ ثابت - دیوان اشعار فارسی میر محمد افضل ثابت الہ آبادی متوفی[۴] ۱۱۵۰ھ - خوش خط قدرے

---

[۱] مصنفین لاہور خطی ورق ۲۲ تالیف راقم السطور ـ

[۲] نزہۃ الخواطر ۶/۱۹۶ بحوالہ عمدۃ الرعایۃ

[۳] برائے شرح حال مولانا عنایت اللہ رجوع کنید به (۱) خزینۃ الاصفیا ۱/۱۹۸ (۲) حدائق الحنفیہ ص ۴۳۹ (۳) تذکرہ علمائے ہند ص ۳۵۷ (۴) نزہۃ الخواطر ۶/۱۹۵

[۴] ثابت کا اکثر تذکرہ نویسوں نے ذکر کیا ہے۔ سالِ وفات میں اختلاف ہے - ملاحظہ ہو (۱) ید بیضا (۲) سرو آزاد ۲۰۳ (۳) سفینہ خوشگو دفتر ثالث ص ۲۲۲ (۴) سفینۂ ہندی ص ۴۴ (۵) مذاق سخن (تذکرہ شعرائے الہ آباد) ص ۱۳ مؤلفہ شاہ حید رحسن - مطبوعہ مطبع ریڈنگ روم چنار ۱۳۰۰ھ (۶) نتائج الافکار ص ۱۲۵ مطبوعہ بمبئی وغیرہم۔

کرم خوردہ۔ سال کتابت ندارد۔

ثابت کے معاصر تذکرہ نویس غلام علی آزاد بلگرامی کو دیوان ثابت کا کوئی عمدہ نسخہ نہیں ملا، لکھتے ہیں: "در وقت تحریر (سرو آزاد) نسخہ بدخطی بدست افتاد و بہ مشقت تمام ایں ابیات حاصل اد۔" (سرو آزاد ص۲۰۳)

مصطلحاتِ فارسی۔ صفحات ۱۸۲ تقطیع ۵" × ۹"۔ تصنیف سید قادر بخش لاہوری

سید قادر بخش لاہوری کے حالات سے تذکرے خالی ہیں۔ پیش نظر کتاب میں سید قادر بخش لاہوری نے متقدمین و متاخرین اساتذہ کے اشعار بطور سند پیش کیے ہیں۔ متاخرین میں سے مولانا محمد اشرف نوشاہی متوفی ۱۲۲۵ھ کے اشعار بھی جابجا بطور سند نقل ہوئے ہیں جس سے مترشح ہوتا ہے کہ مصنف تیرھویں صدی ہجری میں بقید حیات تھے۔

ترقیمہ کاتب: "المنت للہ تقدس صفاتہ کہ نسخہ مصطلحات من تالیفات زبدۃ الواصلین قدوۃ المحققین سید قادر بخش لاہوری انار اللہ برہانہ بدست خط احقر البرایا فقیر اللہ جو یا ولد میاں سلطان محمد گندہریہ بتاریخ پانزدہم شہر ربیع الاول مطابق ۱۲۳۱ در موضع چک سادہ[1] صانہ اللہ عن آفات مختتم و منصرم گردید۔" (آخریں ورق مصطلحات)

مصطلحات کا ایک اور خطی نسخہ ذخیرۂ شیرانی مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب مکتوبہ ۱۹۰۵ بکرمی/۱۸۴۸ء نمبر ۶۷۲/۳۹۹۳

مجموعہ رسائل تصوّف۔ مکتوبہ ۱۱۶۹ھ۔ اس مجموعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) شرح اللوایح شیخ عماد الدین فضل اللہ (فارسی)

(۲) شرح قصیدہ فارضیہ تصنیف مولانا جامی (۳) مناجات عن جواہر خمسہ

(۴) نقش الفصوص لمولانا جامی (شائع ہو چکی ہے)

(۵) منازل السائرین مکتوبہ ۱۱۶۹ھ

(۶) تسنیم المقربین فی شرح منازل السائرین تصنیف خواجہ عبد اللہ انصاری کتبہ ۱۱۶۹ھ

(۷) لمعات عراقی (شائع ہو چکی ہے)

---

[1] چک سادہ۔ گجرات (پنجاب) کے نواح میں مشہور قصبہ ہے۔

(۸) تحفۃ المرسلہ (فی علم الحقائق) تالیف محمد بن فضل اللہ (عربی)

(۹) رسالہ مراتب ستہ یعنی تنزلات ستہ (عربی) (۱۰) لوائح جامی (فارسی)

(۱۱) لوائح جامی (فارسی)

(۱۲) رسالہ گلدستہ حقیقت تالیف عزیز اللہ حسام البناری الکبروی (فارسی) از مریدین سید العارفین شاہ نعمت اللہ ولی۔

(۱۳) رسالہ جام جہاں نما (فارسی) مع شرح شائع ہو چکا ہے۔ کتبہ ۱۰۷۸ھ

(۱۴) رسالہ تسویہ بین الفاعل والقابل مع ترجمتہا للعارف المحقق الشیخ محب اللہ الہ آبادی (عربی و فارسی)

(۱۵) ضیاء توحید ترجمہ فارسی کلمہ توحید من تصنیف شیخ محمد لاہوری ثم دہلوی

(۱۶) فوائد تہاوی تالیف فقیر الرجزی (در معرفت) فارسی

(۱۷) مکتوبات بجانب شیخ عبدالرحمٰن از عبدالرحیم (فارسی)

(۱۸) رسالہ در مراتب معرفت (فارسی)

(۱۹) رسالہ در بیان مفہوم نفی و اثبات تصنیف سید عبدالوہاب بخاری

(۲۰) کلام باباکبیر از فقیر غلام محی الدین[۱] (فارسی و ہندی دوہے)

(۲۱) خطبہ المعروفہ بالشقشقیہ والغمصہ و شرح الخطبہ (عربی) تالیف شیخ الواصل الصمدانی الشیخ کمال الدین البحرانی قدس سرہٗ۔

(۲۲) شواہد غیبی (رسالہ در عشق و محبت) مؤلفہ نجیب ساکن انیٹھی (فارسی)

(۲۳) انیس العاشقین (اذکار و افکار و طریقہ سلسلہ قلندریہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ کہ از خدمت ابن مصطفےٰ لاہرپوری در ۱۰۴۹ھ (فارسی)

(۲۴) مکتوب شیخ محی الدین ابن عربی الی الامام فخر الدین رازی (عربی)

(۲۵) اقتباسات از مرأت العارفین

---

[۱] فقیر غلام محی الدین لاہور کی مشہور تاریخی شخصیت فقیر عزیز الدین وزیر رنجیت سنگھ کے والد تھے اور قادری نوشاہی سلسلہ میں مجاز تھے۔

(۲۶) کلمۃ فی القلب وکلمۃ فی الروح کلمۃ فی عالم المثال دقی عواظم الکلیہ - اقتباس از تفسیر نظام الدین النیشاپوری - کلمۃ فی تصفیۃ القلب - کلمۃ فی الروح - کلمۃ فی حسن الظن کلمۃ فی العقل کلمۃ فی النفس ورسائل متفرقہ (عربی)

(۲۷) رسالہ مثال باطنی برائی احاطہ علم ربانی دکہ در مدینہ منورہ از فیض توجہ حضرت شاہ ہدایت اللہ باتمام رسید)

(۲۸) رسالہ در علم سلوک تالیف فقیر غلام نبی (فارسی) کتبہ ۱۱۴۵ھ

(۲۹) رسالہ شاہ شرف الدین یحییٰ منیری (فارسی)

(۳۰) شرح رباعی خواجہ بہاء الحق والدین شاہ نقشبند قدس سرہ

(۳۱) آداب سلسلۃ الشریفۃ القادریہ (فارسی)

(۳۲) من کلام مولانا شیخ محمد فضل اللہ برہانپوری (فارسی)

راقم نے اس مجموعۂ رسائل تصوف پر ایک مستقل مضمون لکھا ہے، جو المعارف ہی میں شائع ہوگا۔ رسائل کا یہ مجموعہ ہنوز مولانا مرحوم کے کتب خانہ (لاہور) میں موجود ہے۔

وصیت نامہ حضرت شاہ برہان الدین رازالٰہی قدس سرہ ابن شاہ عیسیٰ جند اللہ م ۱۰۹۳ھ، اوراق ۸ بخط غلام محی الدین ساکن گوہپیر ۱۲۲۹ھ۔

(۱) شرح اسماء اللہ الحسنیٰ (۲) شرح آمنت باللہ شاہ برہان الدین کی تصانیف میں سے ہیں۔ (۳) شاہ برہان الدین کے ملفوظات ثمرات الحیات کے نام سے عاقل خاں رازی نے ۱۰۵۳ھ میں جمع کیے جو مطبع شمس الاسلام حیدرآباد (۱۸۹۵ء) سے شائع ہو چکے ہیں (۴) روائح الانفاس بھی شیخ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔

رسالہ شرح آمنت باللہ تصنیف شاہ برہان الدین رازالٰہی متوفی ۱۰۸۳ھ۔ اوراق ۲

رسالہ کنز الدقائق فی علم الحقائق (فارسی) تالیف شیخ عیسیٰ جند اللہ ۷ صفحات

رسالہ دقیقہ من کلام شیخ العارفین مولانا عیسیٰ صفحات ۲ (فارسی)

رسالہ مراتب عوالم خمسہ تالیف مولانا فتح محمد بن عیسیٰ العرفاء صفحات ۹ (فارسی)

مولانا فتح محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن یوسف السندی البرہانپوری ابوالمجد عبدالرحمٰن صاحب تصانیف کثیرہ

(۱) رسالہ وحدت الوجود (۲) تخریج احادیث السبعین للشیخ علی بن الشہاب الحسین الہمدانی (۳) مفتاح فتوح العقائد ۱۰۶۰ھ (۴) فتوح الاوراد ۱۰۵۹ھ (۵) فتح المذاہب الاربعۃ فی الفقہ (عربی) (۶) فتح الطریقۃ فی السلوک (۷) رسالہ فی تحقیق نسب الشیخ عبدالقادر الجیلانیؒ (۸) رسالۃ فی اثبات قولہ "قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ" وغیرہم۔ نزہۃ الخواطر ۵/۳۰۴۔

رسالہ لطیف المعانی درعلم تصوّف وسلوک صفحات ۱۹ (فارسی)

رسالہ چند سخن در توحید تصنیف سید محمد گیسو دراز مکتوبہ ۱۲۲۹ھ (فارسی) ۵ صفحات

الفہرست

(تالیف: محمد بن اسحٰق ابن ندیم وراق —— ترجمہ وتحشیہ: مولانا محمد اسحٰق بھٹی

محمد بن اسحٰق ابن ندیم وراق کی یہ کتاب چوتھی صدی ہجری کے علوم وفنون اور کتب ومصنفین کی مستند تاریخ ہے اور اس موضوع سے متعلق بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں یہود ونصاریٰ کی کتابوں، قرآن مجید کے علوم، ادب وانشا اور اس کے مختلف مکاتب فکر، حدیث وفقہ اور اس کے تمام مدارس فکر، صرف ونحو، منطق وفلسفہ، ریاضی وحساب، سحر وشعبدہ بازی، طب اور صنعت کیمیا وغیرہ تمام علوم، ان کے علماء ماہرین اور اس سلسلہ کی تصانیف کے بارے میں اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ نیز ہندوستان اور چین وغیرہ میں اس وقت جو مذاہب رائج تھے، ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے کس کس خطے میں کیا کیا زبانیں رائج تھیں۔

الفہرست کے اردو ترجمہ کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی چنانچہ متعدد مطبوعہ نسخے سامنے رکھ کر اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ فاضل مترجم نے ضروری حواشی دے کر کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔

قیمت: -/۲۰ روپے

پتہ: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور